ہفت وار رسالہ:229
WEEKLY BOOKLET:229

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب
"غیبت کی تباہ کاریاں" کی ایک قسط "بنام"

دو گُدڑیوں والا

صفحات 21

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون امیرِ اہلِ سنّت کی کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" صفحہ 334 تا 355 سے لیا گیا ہے۔

دعائے عطار: یاربَّ المصطفٰی! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ "دو گُدڑیوں والا" پڑھ یا سُن لے، اُسے ہمیشہ نیکیاں کرنے، نیکیاں کروانے، گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی سعادت عطا فرما کر بے حساب مغفرت سے نواز دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

درودِ پاک کی فضیلت

رَحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

(جمع الجوامع للسیوطی، 7/199، حدیث: 22352)

(23) ایک بار کی ہوئی غیبت کے سبب بے ہوش ہو گئے

حضرت سیّدُنا داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ ایک مقام سے گزرے تو بے ہوش ہو گئے۔ ہوش آیا تو لوگوں نے بے ہوشی کا سبب پوچھا: فرمایا: یہاں پہنچتے ہی ایک دم یاد آیا کہ اس مقام پر میں نے ایک شخص کی غیبت کی تھی لہٰذا مجھے اللہ پاک کی پکڑ اور آخرت کے حساب کا خیال آگیا اس خوف سے میں بے ہوش ہو گیا۔ (نزہۃ المجالس، 1/199)

بروزِ حشر اینٹ اور دھاگے کا مطالبہ

اے عاشقانِ اولیا! ہمارے بُزُرگوں کا خوفِ خدا بھی مرحبا! کسی گناہ سے لاکھ توبہ کریں مگر خوف خَتْم نہیں ہوتا، ندامت نہیں جاتی، ایک ہم ہیں کہ گناہ کرنے کے بعد ہنستے ہنستے اپنے گالوں پر باری باری ہاتھ لگا کر دل کو منا لیتے ہیں کہ ہم گناہوں سے صاف ستھرے ہو چکے اور پھر اس

گناہ کو اپنے پردۂ خیال سے حَرفِ غَلَط کی طرح مٹا دیتے اور اپنی مستیوں میں بدمست ہو جاتے ہیں! آہ! قِیامت کا حساب! خدا کی قسم! بالخصوص حُقُوقُ العباد کا مُعاملہ انتہائی تشویش ناک ہے جیسا کہ حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قِیامت میں اپنا حق وُصول کرنے کیلئے ایک شخص دوسرے کا ہاتھ پکڑ لے گا وہ دوسرا شخص کہے گا: میں تجھے نہیں پہچانتا، تو کون ہے؟ پہلا شخص کہے گا: تُو نے میری دیوار سے ایک اینٹ نکالی تھی اور تُو نے میرے کپڑے سے دھاگا نکالا تھا۔(اس سبب سے میں تجھ پر اپنے حق کی وصولی کیلئے دعویٰ کرتا ہوں)(احیاء العلوم، 5/99)

چالیس برس سے رو رہا ہوں

اِسی لئے ہمارے بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم لوگوں کے بظاہر انتہائی معمولی نظر آنے والے حُقُوق سے بھی بہُت ڈرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا کُھمَس رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک گناہ کی ندامت کے سبب چالیس برس سے رو رہا ہوں۔ کسی نے پوچھا: یا سیِّدی! وہ کون سا گناہ ہے؟ فرمایا: ایک مرتبہ مہمان کے لئے مچھلی لی تھی پھر اُس کے کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کیلئے میں نے اپنے پڑوسی کی دیوار سے بِلا اجازت مٹّی کا ٹکڑا لے لیا تھا۔(رسالہ قشیریہ، ص149)

بڑی کوششیں کی گنہ چھوڑنے کی رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی
زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے یہ تیرا ہی تو ہے کرم یاالٰہی

(وسائل بخشش، ص110)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

(24)غیبت کرنے والے کا وقار جاتا رہتا ہے

ایک دانا(عقلمند) کے سامنے کسی شناسا نے ایک مسلمان کی غیبت کی، اُس دانا نے کہا: اے شخص! پہلے میرا دل فارِغ تھا، اب تُو نے غیبت کے ذَرِیعے میرا دل اُس مسلمان کے عیبوں کے

مُتَعَلِّق وسوسوں اور نفرتوں میں مشغول کر دیا اور اس مسلمان کو میری نظر میں حقیر بنانے کی سعی کی اور اس طرح سے تو بھی میرے نزدیک ''گندا'' ہوا، (کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ تو امین (یعنی امانت دار) ہے اور بات کو خوب چھپاتا ہے، اب جب کہ تُو نے اُس کا عیب کھولا تو معلوم ہو گیا کہ تُو امین نہیں ہے تیرے دل میں کوئی بات رُکتی نہیں۔) (تنبیہ الغافلین، ص92 ماخوذا)

(25) ماضی کی یاد۔۔۔دو نابینا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی غیبت کرنے والا خود ہی گندا بنتا اور ذلیل ہوتا ہے۔ لوگ غیبت کے عادیوں سے کتراتے، گِھن کھاتے اور خود کو بچاتے ہیں۔ اپنے لڑکپن کی دھندلی یادوں میں سے دو نابیناؤں کا تذکرہ کرتا ہوں۔ ایک نابینا مکمَّل داڑھی والا، قراٰنِ پاک کا بہت پکا حافِظ اور مذہبی وَضع قطع کا شخص تھا مگر باتیں اور غیبتیں بہُت زیادہ کیا کرتا تھا، کسی کو نہیں چھوڑتا تھا، میں (یعنی سگِ مدینہ عفی عنہ) اُس سے کتراتا تھا۔ دوسرا نابینا داڑھی مُنڈایا خشخشی داڑھی والا عام سا آدمی تھا، اس کی خوبی یہ تھی کہ ایک دم خاموش طبیعت تھا اُس کا نام تک مجھے معلوم نہیں، کبھی بھی اُس کے منہ سے میں نے کسی کی غیبت نہیں سنی، مجھے نَماز کے بعد بارہا لاٹھی پکڑ کر اسے اس کے گھر تک لے جانے کا موقع ملا ہے۔ لگے ہاتھوں نابینا کو چلانے کی فضیلت بھی مُلاحظہ کیجئے۔

نابینا کو چالیس قدم چلانے کی فضیلت

عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، ''بہشت کی کنجیاں'' (244 صَفحات) صَفحَہ 226 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو کسی نابینا کو چالیس قدم ہاتھ پکڑ کر چلائے گا اُس کے چہرے کو جہنم کی آگ نہیں چُھوئے گی۔ (تاریخ مدینۃ، 48/3)

نابینا کو چلانے کا طریقہ

ایک اور روایت بھی مُلاحَظہ ہو چُنانچِہ! حضرت سیِّدنا ابوہُرَیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

مدینے کے سلطان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے کسی نابینا کو ایک مِیل تک چلایا تو اسے مِیل کے ہر ذِراع (یعنی گز) کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ جب تم نابینا کو چلاؤ تو اس کا اُلٹا ہاتھ اپنے سیدھے ہاتھ سے تھام لو کہ یہ بھی صدقہ ہے۔

(فردوس الاخبار، 5/350، حدیث: 8397)

غلام کو آزاد کرنے کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! خدائے رحمٰن کی رحمتوں پر قربان کہ اُس نے ہمارے لئے ثواب کمانا کس قَدَر آسان رکھا ہے۔ غلام آزاد کرنے پر کیا ثواب ملتا ہے اس بارے میں بکثرت رِوایات ہیں، اللہ پاک چاہے تو اپنے فَضْل و کرم سے نابینا کا ہاتھ پکڑ کر چلانے پر وہ سب ثواب عطا فرمادے۔ ترغیب کیلئے ایک حدیثِ مبارک بیان کی جاتی ہے چُنانچہ ہم گناہ گاروں کو اپنے رب سے جنّت دلوانے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان مَغْفِرت نشان ہے: "جو شخص مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اِس (غلام) کے ہر عُضو کے بدلے میں اللہ پاک اُس (آزاد کرنے والے) کے ہر عُضو کو جہنم سے آزاد فرمائے گا۔" حضرتِ سَعید بن مَرجانہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے جب زَینُ الْعابِدین رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ عالی میں یہ حدیثِ پاک سُنائی تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنا ایک ایسا غُلام آزاد کر دیا جس کی حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہُ عنہما دس ہزار درہم قیمت لگا چکے تھے! (بخاری، 2/150، حدیث: 2517)

کچھ ایسا کر دے مرے کردگار آنکھوں میں ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں
نہ کیسے یہ گُل و غنچے ہوں خوار آنکھوں میں لبسے ہوئے مدینے کے خار آنکھوں میں

(سامانِ بخشش، ص145)

(26) مدنی چینل کی برکت سے غیبت سے پرہیز

حیدر آباد (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے گھر والوں نے

عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سو فیصدی اسلامی چینل یعنی سنّتوں بھرے مَدَنی چینل پر "غیبت کی تباہ کاریوں" کے موضوع پر ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان سنا جس میں اُنہوں نے مُعاشَرے میں بولے جانے والے غیبت کے اَلفاظ کی طرف بھی توجُّہ دلائی۔ اَلحمدُ لِلّٰہ اس بیان کو سُن کر غیبت سے بچنے کا بَہُت ذِہن بنا۔ ایک مرتبہ میں نے گھر کے اندر کہا کہ "چھوٹا بھائی فُلاں چیز لے کر ابھی تک واپَس نہیں آیا، بہت سُست ہے۔" تو میری والِدۂ محترمہ نے فوراً میری گرفت فرمائی کہ یہ تو تم نے اُس کی غیبت کر ڈالی کیونکہ تم نے اُس کو "بَہُت سُست" کہہ کر اُس کی برائی کی! چُنانچِہ میں نے فوراً توبہ کی۔ اب گھر کے افراد کی یہ حالت ہے کہ بات بات پر ایک دوسرے کی توجُّہ دلاتے ہیں کہ ابھی جو بات ہوئی یا فُلاں لفظ بولا کہیں یہ غیبت تو نہیں!

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی بُری عادتیں بھی چُھڑا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص100)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَستَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

(27) "وہ مردے کی طرح سویا ہے" کہنا

حضرتِ سیِّدُنا شیخ سعدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں بَہُت چھوٹی ہی عمر سے راتوں کو جاگ کر عِبادت کیا کرتا تھا۔ ایک بار والدِ محترم کے ساتھ ساری رات عبادت میں گُزاری اور تلاوتِ قراٰن کرتا رہا۔ چند افراد ہمارے قریب مزے سے سو رہے تھے۔ میں نے والدِ محترم سے کہا: اِن میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو اُٹھ کر (تہجد کے) دو نَفل ہی پڑھ لے، یہ تو مُردوں کی طرح سوئے پڑے ہیں! والدِ گرامی نے فرمایا: بیٹا! تم عبادت کرنے کے بجائے ساری رات سوئے رہتے یہی بہتر تھا کیوں کہ تم بیدار رہ کر غیبت کی آفت میں گرفتار ہو گئے۔ (تفسیر روح البیان، 9/89)

"غیبت کرنا گناہِ کبیرہ ہے" کے چودہ حروف کی نسبت سے نفلی کاموں کے متعلق غیبت کی 14 مثالیں

اے عاشقانِ رسول! اِس حکایت سے معلوم ہوا کہ تہجد وغیرہ نفلی عبادات سے غافِل ہو کر ساری رات سویا رہنا اُس کے حق میں بہتر ہے جو کہ رات بھر عبادت تو کرے مگر غیبت کی آفت میں بھی جا پڑے۔ تہجد و نوافِل ادا کرنا بے شک کارِ ثواب ہے مگر غیبت کرنے والا حقدارِ عذاب ہے۔ اِس حِکایت میں اُن لوگوں کیلئے عبرت کے کثیر مَدَنی پھول ہیں جو بِلا حاجتِ شَرعی اِس طرح سے غیبتیں کرتے ہیں مثلاً ☆ فُلاں اِشْراق چاشت نہیں پڑھتا ☆ اُس کو بہُت جگایا مگر فجر (یا تہجد) کیلئے نہیں اُٹھا، بس ☆ مُردے کی طرح سویا پڑا رہا ☆ باجماعت نَماز کی پابندی نہیں کرتا ☆ پیر شریف کا روزہ نہیں رکھتا جب بھی اجتماع کی دعوت دیتا ہوں "آنٹی مار دیتا ہے" ☆ "نیک اعمال" پر عمل کرنے میں سُست ہے ☆ اجتماع میں دیر سے آتا یا ☆ باہر بستوں پر گھومتا ☆ یا ہوٹل میں بیٹھا یا ☆ دوستوں کے ساتھ باتیں کرتا رہتا ہے ☆ مَدَنی مشورے میں ہمیشہ تاخیر سے آتا ہے کبھی مَدَنی قافلے میں سفر نہیں کرتا اور سمجھاؤ تو جھوٹے بَہانے کر دیتا ہے۔

(28) بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کی انوکھی حِکایت

حضرتِ سیِّدُنا سلطانُ المشائخ خواجہ محبوبِ الٰہی نظامُ الدّین اَولیا کی ایک آدمی خوب غیبتیں کرتا اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ پر طرح طرح کی تُہمتیں باندھتا پھرتا تھا۔ اِس کے باوُجُود آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اُس کے گھر خرچ کیلئے روزانہ کچھ نہ کچھ بھجوا دیا کرتے تھے، طویل مدّت تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ ایک دن اُس کی زوجہ نے غیرت دلاتے ہوئے کہا: دستور تو یہ ہے کہ جس کا کھانا اُس کا گانا، مگر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ جس کا کھانا اُسی پر غُرّانا! آپ بھی عجیب شخص ہیں کہ ایک ایسے بُزُرگ کے پیچھے لگے ہوئے ہیں جو بِغیر سُوال آپ کے بچّوں کو پال رہا ہے! بیوی کی باتیں سُن کر اُس کو ندامت

ہوئی، غیبتوں اور تہمتوں سے باز آ گیا۔ اُسی روز سے حضرتِ سیِّدُنا خواجہ نظامُ الدّین اولیا رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی اَخراجات بھجوانے بند کر دیئے۔ وہ حاضرِ دربار ہو کر عرض گزار ہوا: سرکار! اس میں کیا حِکمت ہے کہ جب تک آپ کے بارے میں خُرافات بکتا رہا مجھ پر انعامات واکرامات کی برسات رہی مگر جوں ہی مُزَخْرَفات (یعنی واہیات بکواسات) سے باز آیا عنایات ونوازِشات بند ہوگئیں! ارشاد فرمایا: جب تک تم میری آبروریزی کرتے رہے مجھے تمہاری طرف سے نیکیاں ملتی رہیں اور خطائیں مِٹتی رہیں، اُن دنوں تم گویا میرے اَجیر یعنی مزدور تھے لہٰذا میں تمہیں نیکیاں بھیجنے اور گناہ میٹنے کی اُجرت (مزدوری) پیش کرتا رہا، اب جبکہ تم نے یہ کام تَرک کر دیا ہے تو پھر میں اُجرت کس بات کی دوں! (سبع سنابل، ص59 ملخصا) اللہ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

گناہ گار ہوں میں لائقِ جہنَّم ہوں کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یارب
بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رَحم فرمادے ہے تیرے قَہر پہ حاوی تِری عطا یارب

(وسائلِ بخشش، ص78)

اینٹ کا جواب نایاب گوہر سے

اے عاشقانِ اولیا! حضرتِ سیِّدُنا سلطانُ المشائخ خواجہ محبوبِ الٰہی نظامُ الدّین اَولیا رحمۃُ اللہِ علیہ کی مذکورہ حکایت میں یہ مَدَنی پھول بھی انتہائی خوشبودار ہے کہ اہلُ اللہ اینٹ کا جواب پتّھر سے نہیں "نایاب گوہر" سے دیا کرتے ہیں! اللہ والے برائی کو برائی سے نہیں بھلائی سے ٹالا کرتے ہیں اور وہ ایسا کیوں نہ کریں کہ پارہ 24 سُورۂ حٰمٓ السَّجْدَۃ کی 34 ویں آیتِ کریمہ میں ارشاد ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾

(پ24، حٰمٓ السجدہ:34)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اے سننے والے! برائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

حُسنِ سُلوک کا نتیجہ

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ ”خَزائنُ العِرفان شریف“ میں بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کا طریقہ بتاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: مَثَلاً غصے کو صبر سے، جہل کو حِلْم سے، بد سُلوکی کو عَفو (درگزر) سے کہ اگر کوئی تیرے ساتھ بُرائی کرے تُو مُعاف کر۔ اس خَصلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح مَحبَّت کرنے لگیں گے۔

شانِ نُزول: کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوسُفیان کے حق میں نازِل ہوئی کہ باوُجود ان کی شدّتِ عَداوت کے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے ساتھ سُلوکِ نیک کیا، ان کی صاحبزادی کو اپنی زَوجیت کا شَرَف عطا فرمایا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادِقُ المحبت جاں نثار ہوگئے۔ (خزائن العرفان، ص884)

(29) حملہ آور کے ساتھ حیرت انگیز حسنِ سلوک

برائی کو بھلائی سے ٹالنے کے ضِمن میں ایک عجیب و غریب حکایت مُلاحظہ فرمایئے چُنانچہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا شیخ نصیرُ الدّین محمود بن یوسُف رشید اَودھی رحمۃُ اللہِ علیہ کے آستانۂ عالیہ (دہلی) میں داخل ہو کر چُھری سے 15 یا 17 وار کر کے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو شدید زخمی کر دیا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے کمالِ صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے حملہ آور سے فرمایا: فوراً اندر والے کمرے میں چُھپ جاؤ ورنہ لوگ پہنچ گئے تو شاید تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے، وہ چُھپ گیا۔ لوگوں نے بَہُت تلاشا مگر حملہ آور کا سُراغ نہ ملا، آدھی رات کے وقت موقع پا کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے حملہ آور کو وہاں سے رخصت کر دیا۔ (سبع سنابل، ص64 ملخصاً) اللہ ربُّ العزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سبحانَ اللہ اولیاءُ اللہ کی بھی کیسی بُلند شانیں ہوتی ہیں! وہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک کیا کرتے ہیں، کسی نے سچ ہی تو کہا ہے:

بدی را بدی سہل باشد جزا   اگر مردی اَحسِن اِلٰی مَن اَسا

(یعنی بدی کا بدلہ بدی سے دینا تو آسان ہے اگر تو مرد ہے تو برائی کرنے والے کے ساتھ بھی بھلائی کر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

(30) دو گُدڑیوں والا

عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، "عُیُونُ الحکایات" (413 صفحات) حصّہ دُوُم صَفْحَہ 18 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم آجُرِی کبیر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سردیوں کے دن تھے میں مسجِد کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ قریب سے ایک شخص گزرا جس نے دو گُدڑیاں اَوڑھ رکھی تھیں۔ میرے دل میں بات آئی کہ شاید یہ بھکاری ہے، کیا ہی اچّھا ہوتا کہ یہ اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا۔ جب میں سویا تو خواب میں دو فرِشتے آئے مجھے بازو سے پکڑا اور اُسی مسجد میں لے گئے۔ وہاں ایک شخص دو گُدڑیاں اوڑھے سو رہا ہے جب اس کے چہرے سے گُدڑی ہٹائی گئی تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ یہ تو وہی شخص ہے جو میرے قریب سے گزرا تھا! فرشتوں نے مجھ سے کہا: "اِس کا گوشت کھاؤ۔" میں نے کہا: میں نے اس کی کوئی غیبت تو نہیں کی۔ کہا: "کیوں نہیں! تو نے دل میں اس کی غیبت کی، اس کو حقیر جانا اور اس سے ناخوش ہوا۔" حضرت سیِّدُنا ابراہیم آجُرِی کبیر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پھر میری آنکھ کھل گئی، خوف کی وجہ سے مجھ پر لرزہ طاری تھا، میں مسلسل تیس (30) دن اُسی مسجد کے دروازے پر بیٹھا رہا، صرف فرض نماز کے لئے وہاں سے اٹھتا۔ میں دعا کرتا رہا کہ دوبارہ وہ شخص مجھے نظر آجائے تاکہ اس سے مُعافی مانگوں۔ ایک ماہ بعد وہ پُراَسرار شخص مجھے نظر آگیا، پہلے کی طرح اُس کے جسم پر دو گدڑیاں تھیں۔ میں فوراً اس کی طرف لپکا، مجھے دیکھ کر وہ تیز تیز چلنے لگا، میں بھی پیچھے ہو لیا۔ آخِر کار میں نے اُس کو پکار کر کہا: "اے اللہ پاک کے بندے! میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔" اُس نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو دل کے اندر مومنین کی غیبت

کرتے ہیں؟ اس کے منہ سے اپنے بارے میں غیب کی خبر سن کر میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو وہ شخص میرے سِرہانے کھڑا تھا۔ اُس نے کہا: کیا دوبارہ ایسا کرو گے؟ میں نے کہا: "نہیں، اب کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا۔" پھر وہ پُراَسرار شخص میری نظروں سے اوجھل ہو گیا اور دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔ (عیون الحکایات، ص212) اللہ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

بدگمانی بھی غیبت ہے

اے عاشقانِ رسول! اِس حکایت سے ہمیں عبرت کے بے شمار مَدَنی پھول چننے کو ملتے ہیں، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کے بارے میں بدگمانی بھی غیبت ہے۔ یعنی کسی واضح قرینے کے بِغیر کسی کے بارے میں بُرائی کو دل میں جمالینا کہ وہ ایسا ہی ہے بدگمانی کہلاتا ہے جو کہ غیبۃ القلب یعنی دل کی غیبت ہے۔ کسی کے سادہ لباس وغیرہ کو دیکھ کر اُسے حقیر اور بھیک مانگنے والا فقیر جاننا بڑی بھول ہے۔ کیا معلوم ہم جسے حقیر تصوُّر کر رہے ہیں وہ کوئی گدڑی کا لعل یعنی پہنچی ہوئی ہستی ہو۔ جیسا کہ مذکورہ حکایت سے ظاہر ہوا کہ وہ گدڑی پوش شخص کوئی عام آدمی نہیں خدا رسیدہ بزرگ تھے!

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کو عقیدت ہو تو دیکھ انکو یدِ بَیضا لئے پھرتے ہیں اپنی آستینوں میں

(31) پُراَسرار حبشی

مذکورہ حکایت سے ملتی جلتی ایک اور ایمان افروز حِکایت مُلاحَظہ فرمایئے چُنانچِہ منقول ہے: حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ بے انتہا منکسر المزاج تھے۔ ہر شخص کو اپنے سے بہتر تصوُّر کیا کرتے۔ ایک دن دریائے دِجلہ کے کَنارے کسی حبشی کو شراب کی بوتل کے ساتھ ایک عورت کے ہمراہ دیکھا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے دل میں کہا: کیا یہ شرابی حبشی بھی مجھ سے بہتر ہو سکتا ہے!

اِسی دوران ایک کشتی گزری جس پر سات افراد سُوار تھے، یکایک وہ غَرقِ آب ہو گئی اور ساتوں آدمی ڈوب گئے۔ یہ دیکھ کر حبشی دریا میں کود گیا اور اس نے ایک ایک کر کے چھ افراد کو باہَر نکالا، پھر مجھ سے بولا: ساتواں آپ نکالئے، میں تو آپ کا امتحان لے رہا تھا کہ آپ صاحِبِ باطن بھی ہیں یا نہیں! یہ بھی سن لیجئے! یہ عورت اور کوئی نہیں بلکہ میری امّی جان ہیں اور بوتل میں شراب نہیں سادہ پانی ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سمجھ گئے کہ یہ حبشی کوئی عام آدمی نہیں بلکہ میری اصلاح کیلئے آئی ہوئی غیبی ہستی ہے۔ لہٰذا آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس کا احترام کیا اور دُعا کی درخواست کی، اُس نے دعا کی: اللہ پاک آپ کو نورِ بصیرت (یعنی دل کی نظر کے نور) سے نوازے۔ اس کے بعد آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے کبھی بھی خود کو کسی سے بہتر نہیں سمجھا یہاں تک کہ ایک بار کسی نے استفسار کیا کہ کتّا بہتر ہے یا آپ؟ فرمایا: اگر عذاب سے نجات پا گیا تو میں بہتر ورنہ کتّا مجھ جیسے سینکڑوں گنہگاروں سے بہتر ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء حصہ: 1، ص 43 ماخوذاً) اللہ ربُّ العزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کے مُتَعَلِّق جھٹ پٹ غَلَط رائے نہیں قائم کر لینی چاہئے ہمیں کیا معلوم کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں کس کا کیا مقام ہے!

نظرِ کرم خدارا میرے سیاہ دِل پر بن جائے گا یہ دم بھر میں بے بہا نگینہ

(وسائلِ بخشش، ص190)

(32) حبشی نے جوں ہی دعا مانگی

اے عاشقانِ اولیا! معلوم ہوا وہ حبشی کوئی پہنچے ہوئے بزرگ تھے۔ لہٰذا کسی کی ظاہری شکل وصورت اور لباس وغیرہ کو دیکھ کر اُس کی ہرگز تحقیر نہیں کرنی چاہئے۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک سال مدینۂ مُنوَّرہ میں قحط ہوا لوگوں کو از حد غم

ہوا، ایک روز اہلِ مدینہ نمازِ اِستسقاء(یعنی بارش مانگنے کی نماز) کے واسطے نکلے اور حضرتِ عبد اللہ بن مبارَک رحمۃُ اللہِ علیہ بھی ساتھ تھے، سب لوگ رو رو کر دُعا مانگنے لگے کسی کی دعا قبول نہیں ہوتی تھی، اتنے میں دو چادروں میں ملبوس ایک حبشی آیا اور بارگاہِ خداوندی میں یوں عرض گزار ہوا: "الٰہی ! ہم گنہگار ہیں تُو نے ہم لوگوں کو ادب سکھانے کیلئے پانی روک لیا ہے، یا اللہ! اپنی رحمت سے اِسی وقت پانی برسا، اِسی وقت پانی برسا، اِسی وقت پانی برسا۔" فی الفور گھنگھور گھٹا اُمنڈ آئی، اور موسلا دھار بارش برسنے لگی۔

حضرتِ عبد اللہ بن مبارَک رحمۃُ اللہِ علیہ وہاں سے حضرتِ فُضیل بن عیاض رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس آئے، انہوں نے فرمایا: کیا بات ہے کہ آپ اداس نظر آرہے ہیں؟ انہوں نے حبشی کی دعا اور بارش والا واقعہ سنایا، یہ سن کر حضرتِ فُضیل بن عیاض رحمۃُ اللہِ علیہ نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے۔(احیاء العلوم، 1/408، ماخوذا) اللہ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

محبت میں اپنی گُما یاالٰہی نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص105)

(33) اولادِ نرینہ ہوگئی

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، سنّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخِرت سنوارنے کیلئے نیک اعمال کے مطابِق عمل کرکے روزانہ جائزے کے ذَرِیعے نیک اعمال کا رِسالہ پُر کر کے ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی بھی کیا

خوب مدنی بہار ہے! ایک اسلامی بھائی کی بھابھی ''اُمّید'' سے تھیں۔ الٹرا ساؤنڈ کے ذَرِیعے بتایا گیا کہ بیٹی ہے، بھائی جان نے نیّت کی اگر بیٹا ہوا تو دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیت کے 3 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کروں گا۔ اَلحمدُلِلّٰہ ان کے بھائی کے گھر بیٹا پیدا ہوا۔

نیک اولاد کی، داد فریاد کی خاطر آؤ چلیں، قافِلے میں چلو
قلب بھی شاد ہو، گھر بھی آباد ہو شادیاں بھی رچیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جتنی نیتیں زیادہ ثواب بھی زیادہ

اے عاشقانِ رسول! ماشاءَاللہ اچّھی نیّت اور وہ بھی مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرا سفر کرنے کی سبحانَ اللہ! اس کی بھی کیا خوب بَرَکت ہے کہ اَلحمدُلِلّٰہ اولادِ نرینہ سے گود ہری ہو گئ! یہ ذہن میں رہے کہ جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ ہوں گی اُتنا ہی ثواب میں اضافہ ہو گا لہٰذا کسی جائز مقصد کو پانے کی نیّت کے ساتھ ثوابِ آخِرت کی نیت کو نہیں بھولنا چاہئے۔ مَثَلًا اگر صِرف اولاد کی نیّت سے مَدَنی قافلے میں سفر کیا تو مَدَنی قافلے میں سفر کا ثواب نہیں ملے گا۔ اگر ثواب کی نیّت بھی کی ہو گی تو اولاد نہ بھی ملے اِن شاءَ اللہ ثواب ضرور مل جائے گا۔ جیسا کہ پارہ 13 سُوْرَۃُ یُوْسُف آیت 56 میں اللہ پاک کا ارشادِ گرامی ہے:

وَ لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور ہم نیکوں کا نیگ ضائع نہیں کرتے۔ (پ13 یوسف:56)

(34) غیبت کرنے والے کو تحفہ

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ کو کسی نے کہا کہ فُلاں نے آپ کی غیبت کی ہے تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے غیبت کرنے والے آدمی کو کھجوروں کا ایک تھال بھر کر روانہ کیا اور ساتھ ہی کہلا بھیجا کہ سُنا ہے آپ نے مجھے اپنی نیکیاں ہدِیّہ کی ہیں تو میں نے ان کا بدلہ دینا بہتر جانا اس لئے

کھجوریں حاضِر کی ہیں۔ (منہاج العابدین، ص65) اللہ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

غیبت کرنے والے کو دعائے خیر سے نوازیئے

اے عاشقانِ اولیا! دیکھا آپ نے! اولیاءُاللہ رحمۃُ اللہِ علیہم کا نیکی کی دعوت کا انداز بھی کتنا انوکھا ہوا کرتا تھا، جب زمانے کے ولی کی طرف سے غیبت کرنے والے کو بدلے میں کھجوروں کا تھال پہنچا ہو گا وہ کس قَدَر مُتَأَثِّر ہوا ہو گا! اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جس کی غیبت کی جائے وہ فائدے میں رہتا ہے کیوں کہ جس نے غیبت کی اُس کی نیکیاں اِس (یعنی جس کی غیبت کی گئی اُس) کے اعمال نامے میں مُنتَقِل کی جاتی ہیں اور جو نیکیاں گویا تحفے میں دے وہ ایک طرح سے ہمارا خیر خواہ یعنی بھلائی چاہنے والا ہی ہوا۔ لہٰذا اُس سے اُلجھنے کے بجائے اُس کے حق میں دعائے خیر کرنی چاہئے۔

جو غیبت سے چغلی سے رہتا ہے بچ کر　　میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

(35) عطر کی شیشی کا تحفہ

ایک مبلِّغِ دعوتِ اسلامی کا کچھ اس طرح بیان ہے: مجھے پتا چلا کہ فُلاں صاحِب نے میرے خلاف لوگوں میں غیبت کی ہے، مجھے حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ کی حکایت معلوم تھی (جو ابھی گزری) لہٰذا ان کی پیروی کی نیّت سے اُن صاحِب کو تحفۃً "عِطر کی شیشی" بھجوائی اور جن کے ذَرِیعے بھجوائی اُن کو درخواست کردی کہ سوغات بھجوانے کا سبب بیان کر کے آپ ان کی تفہیم کیجئے یعنی سمجھانے کی ترکیب بنایئے، بات آئی گئی ہوگئی۔ ایک بار ہم چند اسلامی بھائی اِتّفاق سے ان غیبت و مخالفت کرنے والے صاحِب کی دُکان کے قریب سے گزرے، دیکھتے ہی وہ اپنی دکان سے باہَر آگئے، پُرتپاک طریقے پر ملاقات کی، پھل کے رس یا کسی مشروب سے ہماری خاطِر تواضُع کی اور

اپنی دکان کے اندر مجھ سے ہاتھ اُٹھوا کر دعائے برکت کروائی۔ لِلّٰہِ الحمد۔

تو پیچھے نہ ہٹنا کبھی اے پیارے مبلغ! شیطان کے ہر وار کو ناکام بنا دے

(وسائلِ بخشش، ص120)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مدنی منے کی جان بچ گئی

غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخِرت سنوارنے کیلئے نیک اعمال کے مطابِق عمل کرکے روزانہ جائزے کے ذَرِیعے نیک اعمال کا رِسالہ پُر کرکے ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ حیدر آباد کے اسلامی بھائی کا پانچ ماہ کا مُنّا مسلسل بیمار رہتا۔ حیدر آباد کے تقریباً تمام بڑے بڑے اَسپتالوں میں علاج کروایا، جب جام شورو اَسپتال سے "لیور اِسکین" کروایا تو پتا چلا کہ بچّے کا ایک "کنکشن" نہیں ہے جو جگر سے آنتوں کو پہنچتا ہے۔ بڑے ڈاکٹر نے بتایا کہ اس کا آپریشن ہو گا مگر اس کے کامیاب ہونے کے امکانات کم ہیں۔ رَمَضانُ المُبارَک میں وہ کراچی پہنچ گئے اور آپریشن کیلئے مَدَنی منے کو N.I.C.H اَسپتال میں داخِل کروادیا۔ ہفتے والے روز مُنّے کا آپریشن ہوا تو ڈاکٹروں نے بتایا کہ اس کا تو کنکشن بھی نہیں، پِتّا بھی نہیں اور جگر بھی بَہُت کمزور ہے جو کہ صِرف 25 فیصد کام کررہا ہے، اس بچّے کے بچنے کا امکان بَہُت کم ہے۔ دوسرے ہفتے مُنّے کا دوسرا آپریشن طے ہوا، وہ اسلامی بھائی آپریشن کے ایک دن پہلے یعنی جمعہ کے روز مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سُنَّتوں بھرے سفر پر روانہ ہوگئے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ مَدَنی قافلے سے واپَسی پر پتا چلا کہ ان کے مُنّے کا آپریشن کامیاب ہوگیا ہے

مگر اس کو دودھ نہیں دے سکتے تھے اور پیشاب میں خون آرہا تھا۔ وہ دوسرے ہفتے پھر مَدنی قافِلے میں سفر پر روانہ ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدنی قافِلے میں سفر کے دَوران ہی گھر والوں نے فون پر اطلاع دی کہ پیشاب میں خون آنا بھی بند ہو گیا ہے اور اس نے دودھ پینا بھی شروع کر دیا ہے۔ وہ مَدنی قافِلے سے اتوار کو واپس آئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرے دن یعنی پیر شریف کو اَسپتال سے چھٹی بھی مل گئی اور وہ مُنّے کو گھر لے آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدنی قافِلے کی بَرَکت سے ان کا مُنّا بالکل ٹھیک ہو گیا۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو سلامت رکھے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

بچّہ بیمار ہے، باپ بیزار ہے غم کے سائے ڈھلیں، قافِلے میں چلو

غم چلے جائیں گے، دن بھلے آئیں گے صبر سے کام لیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

(37)15سالہ مریضہ کی ایمان افروز صحت یابی

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! مَدنی قافلے کی بَرَکت سے ناقِص بچّہ نہ صرف زندہ بچ گیا بلکہ صحت مَند بھی ہو گیا۔ اللہ پاک کی قدرت کے یہ سب کرشمے ہیں، یقیناً دعوتِ اسلامی والوں پر ربُّ الاکرم کا بے انتہا کرم ہے۔ بے شک اللہ پاک چاہے تو کیسا ہی گمبھیر مسئلہ ہو چٹکی میں حل ہو جاتا ہے۔ اِس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے چُنانچِہ بغداد شریف میں ایک عَلَوی لڑکی رہتی تھی، وہ پندرہ سال تک اَپاہج (یعنی معذور) رہی، ایک رات وہ سو کر اٹھی تو تندرُست تھی، اب وہ اٹھ کر بیٹھ بھی سکتی تھی اور کھڑی بھی ہو سکتی تھی، اُس سے اِس سلسلے میں پوچھا گیا تو اُس نے کہا: ایک رات میں سخت دلبر داشتہ ہوئی، میں نے اللہ پاک سے دعا مانگی کہ یا تو اِس مصیبت سے نَجات عطا فرما دے یا پھر موت دے دے اور بہُت روئی۔ خواب میں دیکھا کہ ایک بُزُرگ میرے پاس تشریف لائے ہیں،

میں کانپ گئی، اور میں نے کہا: کیا آپ کا اس طرح میرے پاس آنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں تمہارا والِد ہوں، میں نے گمان کیا کہ شاید میرے جدِّ اعلیٰ، حضرتِ امیرُ الْمُؤمِنِین علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے عرض کی: یا امیرَ الْمُؤمِنِین! آپ میری حالت نہیں دیکھتے؟ انہوں نے فرمایا: میں تیرا والِد محمّد رَّسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) ہوں۔ میں نے روتے ہوئے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم! اللہ پاک سے میرے لئے صحّت کی دعا فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنے دونوں ہونٹوں کو حرَکت دی۔ پھر فرمایا: اپنا ہاتھ لاؤ، میں نے اپنا ہاتھ پیش کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اسے پکڑ کر کھینچا اور مجھے بٹھا دیا، پھر فرمایا: اللہ کا نام لے کر کھڑی ہو جاؤ۔ میں نے عرض کی: میں کیسے کھڑی ہو جاؤں میں تو معذور ہوں! فرمایا: اپنے دونوں ہاتھ لاؤ، آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے انہیں پکڑ کر کھینچا تو میں کھڑی ہو گئی، آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے تین دفعہ اسی طرح کیا، پھر فرمایا: کھڑی ہو جاؤ، اللہ پاک نے تمہیں صحّت و عافیت عطا فرما دی ہے، تم اس کی حمد کرو اور اس سے ڈرو، پھر مجھے چھوڑا اور تشریف لے گئے۔ جب میں بیدار ہوئی تو تندُرست تھی، ان کا واقِعہ بغداد شریف میں خوب مشہور ہوا۔ (مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام، ص153)

سرِ بالیں انہیں رحمت کی ادا لائی ہے　　　حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

(38) لمبا سیاہ آدمی

حضرتِ خالد رَبَعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جامع مسجد میں بیٹھا تھا کہ کچھ لوگ ایک شخص کی غیبت کرنے لگے، میں نے انہیں اس سے منع کیا تو غیبت سے باز آ کر کسی اور موضوع پر آ گئے، کچھ دیر بعد پھر اُسی شخص کے خلاف بولنے لگے، اب کی بار میں بھی کچھ دیر کیلئے گفتگو میں شریک ہو گیا۔ رات کو خواب دیکھا کہ ایک لمبا سیاہ آدمی تھال میں

خِنزیر کے گوشت کا لوتھڑا لئے آیا اور کہنے لگا: کھاؤ! میں نے کہا: میں ۔۔۔ میں ۔۔۔ میں کیوں ''خِنزیر کا گوشت'' کھاؤں ؟ اللہ کی قسم ! میں نہیں کھاؤں گا۔ اُس نے مجھے سختی سے جھنجھوڑا اور کہا: تم نے تو اِس سے بھی گندی چیز کھائی (یعنی غیبت کی) ہے۔ یہ کہہ کر اس نے مجھے گدّی سے پکڑا اور خِنزیر کا گوشت جس سے خون بہ رہا تھا میرے منہ میں ٹُھونسنے لگا حتّٰی کہ میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ خدا کی قسم ! تیس دن تک مجھے اس کی بدبُو آتی رہی اور میں جب بھی کھانا کھاتا تو اُس سے خِنزیر کے گوشت کا ذائقہ اپنے منہ میں محسوس کرتا۔

(ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا، ص85، رقم:43)

(39) امردبینی وغیرہ کی ہاتھوں ہاتھ غیبی سزائیں

اے عاشقانِ اولیا! یہ بزرگ نصیب دار تھے کہ ان کو دنیائے ناپائیدار ہی میں خواب کے ذَرِیعے خبردار کر دیا گیا۔ آہ! ہمارا کیا بنے گا! افسوس! ہم نے تو نہ جانے کتنوں کی غیبتیں کی اور سنی ہوں گی۔ اللہ ربُّ العزّت ہمیں دنیا و آخِرت کی ذِلّت سے بچائے بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ گناہ کرتے ہی ہاتھوں ہاتھ سزائیں ملتی اور خوب خوب رُسوائی ہوتی ہے چُنانچِہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، ''جہنم میں لے جانے والے اعمال'' (853 صَفحات) صَفْحَہ 646 پر ہے: بعض لوگوں نے اَمرد (یعنی خوبصورت لڑکے) کو شَہوت کے ساتھ یا عورت کو دیکھا تو ان کی آنکھیں بہ کر رُخساروں (یعنی گالوں) پر آگئیں! بعض نے جوں ہی اپنا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ پر رکھا تو دونوں کے ہاتھ آپس میں چِمٹ گئے اور خوب رُسوائی ہوئی، لوگ انہیں جدا کرنے میں ناکام ہو گئے، یہاں تک کہ بعض عُلَماءِ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم نے ان کی رہنمائی فرمائی کہ سچّے دل سے توبہ کریں اور عہد کریں کہ آیندہ ایسی گندی حرکت کبھی نہیں کریں گے۔ جب اُنہوں نے ایسا کیا، تو

اللہ پاک نے انہیں چھٹکارا عطا فرمایا۔اس کتاب کے مصنف حضرتِ علّامہ ابنِ حجر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اسی طرح میرے ایک جاننے والے کے ساتھ ہوا جو کہ خوش شکل وخوش اَندام تھا، اس نے گناہ کیا بھی تو کیسی مقدّس جگہ پر! مسجِدُ الحرام کے اندر اور وہ بھی حجرِ اسود کے پاس اُس پر شیطان سُوار ہوا اور اُس نے ایک عورت کو چوم لیا! قہرِ الٰہی کی بجلی گری اور اُسکا چہرہ پورے کا پورا مسخ ہو گیا(یعنی بگڑ گیا)، تن بدن بے ڈھب ہوا، عقل کُند ہوئی اور آواز بھی خراب ہو گئی اَلغَرَض سراپا عبرت کا نُمُونہ بن گیا۔ہم بھٹکنے سے اللہ کریم کی پناہ مانگتے ہیں اور اللہ پاک سے التجا کرتے ہیں کہ ہمیں مرتے دم تک آزمائشوں سے بچائے، بے شک وہ سب سے زیادہ کریم ورحیم ہے۔

گناہوں نے کہیں کا بھی نہ چھوڑا کرم مجھ پر حبیبِ کبریا ہو

(وسائلِ بخشش،ص316)

(40) لفٹ کا پنکھا

اے عاشقانِ رسول! یقیناً اپنی چیز کی بُرائی سننا کسی کو بھی اچھا نہیں لگتا، اس ضِمن میں اپنا ایک واقِعہ تصرُّف کے ساتھ عرض کرتا ہوں چُنانچِہ سخت گرمیوں کے دن تھے، ہم چند اسلامی بھائی کسی کے گھر سے کھانا کھا کر نکلے اور لفٹ میں سُوار ہوئے، گرم ہوا کا احساس ہوا، ایک نے کہا: پنکھا لگا ہوا ہے، دوسرا بولا: فُلاں کرائے دار اسلامی بھائی کی عمارت کی لفٹ تو ائیر کنڈیشنڈ ہے، اِس پر ہمارا میزبان جو کہ اس عمارت کے ایک فلیٹ کا کرائے دار تھا وہ بول اٹھا: ”یہ عمارت کافی پُرانی ہے۔“ سگِ مدینہ عُفی عنہ نے تیسرے سے عرض کی: یہ بتایئے کہ آپ کی بات کہ ”یہ عمارت کافی پرانی ہے“ سُن کر مکان مالِک خوشی سے جُھوم اٹھے گا یا دلبر داشتہ ہو گا؟ اِس پر وہ پشیمان ہوئے کہ واقعی پتا لگنے کی صورت میں اُسے اِیذا پہنچے گی۔

پھر میری بات کی توثیق کرتے ہوئے انہوں نے اپنا ایک واقِعہ سنایا کہ میرے پاس ایک پُرانی کار تھی ایک بار میرے بے تکلف دوست نے کہا: "یار! اس کَھٹارے" کو چھٹی بھی کرواؤ! مجھے اِس جملے سے سخت صدمہ پہنچا اور میں نے وہ کار استِعمال کرنا چھوڑ دی اور ایک دوست کے گیراج میں ڈلوادی۔ عرصہ ہوا یوں ہی پڑی ہے، بیچنے کو بھی دل نہیں کرتا کیوں کہ اُس کے ساتھ میری بعض مُتبرّک یادیں وابَستہ ہیں۔ جو جو اسلامی بھائی گفتگو میں شریک تھے اَلْحَمْدُلِلّٰہ سب نے غیبتیں کرنے سننے سے توبہ کی۔

عیب بیان کرنا غیبت ہے بھی اور نہیں بھی

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ حکایت سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ فُضُول گفتگو کس قَدَر خطرناک ہوتی ہے کہ غیبت ہو جاتی ہے اور کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی! اِس حکایت میں ایک نہیں کم از کم دو غیبتیں ہیں ایک تو وُہی "عمارت بَہُت پرانی ہے" اور اس سے پہلے کی جانے والی بات کہ اِس کی لفٹ میں تو صرف پنکھا ہے جبکہ فُلاں کی لفٹ میں A.C ہے۔ اگر یہ بات بھی مکان مالِک سنے تو اُس کو ناگوار گزرے لہٰذا یہ بھی غیبت ہے۔ یہاں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ اگر بُرائی بیان کرنے کا کوئی صحیح مقصد ہو مثلاً عمارت میں فلیٹ کرائے پر لینا تھا اور اِس ضمن میں یہ گفتگو ہوئی کہ یہ عمارت بھی پُرانی ہے اور لفٹ میں بھی صرف پنکھا لگا ہوا ہے، فُلاں عمارت بہتر ہے کہ اُس کی لفٹ میں بھی A.C ہے، چلو وَہیں فلیٹ بُک کرواتے ہیں۔ تو یہ گناہ بھری غیبت نہیں۔ اگر کسی صحیح مقصد کی نیّت نہیں بس یوں ہی کسی کا عیب یا اُس کی کسی چیز کی خرابی کو پیٹھ پیچھے بیان کر دیا جیسا کہ آج کل ہماری اکثریت کی عادت ہے تو یہ گناہ بھری غیبت ہے اور مذکورہ حکایت میں بھی محض فُضُول بک بک کے طور پر بِلا مقصدِ صحیح عمارت کے عیب بیان کئے گئے لہٰذا وہ دونوں

باتیں گناہوں بھری غیبتیں شمار ہوں گی۔

دُعائے عطّار

یاربِّ مصطفٰے! ہماری بے حساب مغفرت فرما، اللہ پاک! ہمارے سارے گناہ مُعاف فرما، یا اللہ پاک! ہمیں غیبتوں، چغلیوں، تہمتوں، بدگمانیوں، دل آزاریوں اور ہر طرح کے گناہوں سے بچا، یا اللہ کریم! ہمیں پکا نمازی اور سنّتوں کا عادی، نیک اَعمال پر عمل کرنے والا اور مدنی قافِلوں کا مسافر بنا۔ یا اللہ پاک! ہمیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں استقامت عنایت فرما۔ یا اللہ پاک! ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری اُمّت کی مغفِرت فرما۔

خدایا اَجل آکے سر پر کھڑی ہے دِکھا جلوۂ مصطفٰے یاالٰہی
مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص105، 106)

اٰمین بِجاہِ النّبی الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَستَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اچھا گمان عبادت ہے

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:

"حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ"

یعنی حُسنِ ظن عمدہ عبادت سے ہے۔ (ابوداؤد، 4/388، حدیث: 4993)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں سے اچھا گمان کرنا، ان پر بدگمانی نہ کرنا یہ بھی اچھی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، 6/621)

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net